پاک بحریہ کے نصب العین "حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ" کا پسِ منظر اور اسباق

پاک بحریہ کا نصب العین قرآن مجید کی سورۂ آلِ عمران کی آیت 173 سے لیا گیا ہے۔ یہ آیت غزوۂ احد اور اس کے فوراً بعد پیش آنے والے مشکل حالات کے تناظر میں نازل ہوئی۔

- **پسِ منظر:**

شوال سن 3ھ بمطابق 23 مارچ سن 625ء میں غزوۂ احد کے موقع پر مسلمانوں کی ابتدائی تعداد 1000 تھی لیکن عین میدانِ جنگ میں منافقین کے 300 سوار اپنے سردار عبداللہ بن ابی کے کہنے پر مسلمانوں کا ساتھ چھوڑ گئے، اور اسلامی لشکر 700 نفوس رہ گیا۔ جبکہ کفار کا لشکر 3000 جنگجوؤں پر مشتمل تھا۔ اس جنگ کے دوران مسلمانوں کو ابتدائی فتح کے بعد وقتی اور ظاہری شکست کا سامنا کرنا پڑا اور مسلمان مدینہ منوّرہ اس حال میں پہنچے کہ 70 جلیل القدر صحابہ کرامؓ بشمول سیّدنا حضرت حمزہؓ اللہ کے راستے میں شہید ہو چکے تھے اور بقیہ میں سے اکثریت زخموں سے چور تھی۔ دوسری طرف مشرکینِ مکہ نے مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے کی غرض سے مدینہ منورہ پر دوبارہ حملہ کا ارادہ کیا لیکن کم ہمتی اور خوف کی وجہ سے ایک مخبر کے ذریعے مدینہ پر اپنے دوبارہ اور بھرپور حملے کی جھوٹی خبریں پھیلا کر مسلمانوں کو اعصابی اور نفسیاتی طور پر کمزور کرنے کی کوشش کی۔ آپ ﷺ نے ان تمام افواہوں کا جواب اپنی عملی تدبیر سے دیا اور تمام تر نامساعد اور کٹھن حالات کے باوجود اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنے جانثار صحابہؓ کو ساتھ لے کر میدانِ جہاد (حمراءُ الاَسد) کا رخ کیا۔ اس سخت موقع پر آپ ﷺ اور آپ کے جانثار صحابہؓ کی زبانوں پر "حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ" (ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے) کے مبارک کلمات تھے، جس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(تفسیرِ عثمانی ، معارف القرآن بحوالہ سیرت ابنِ ہشام وتفسیرابن کثیر)

- **آیاتِ مبارکہ کا ترجمہ:**

"وہ لوگ جنھوں نے زخم کھانے کے بعد بھی اللہ اور رسول کی پُکار کا فرمانبرداری سے جواب دیا، ایسے نیک اور متقی لوگوں کے لیے زبردست اجر ہے۔ وہ لوگ جن سے کہنے والوں نے کہا تھا: یہ (کافر) لوگ تمہارے (مقابلے) کے لیے (پھر سے) جمع ہو گئے ہیں، لہذا ان سے ڈرتے رہنا، تو اس (خبر) نے اُن کے ایمان میں اور اضافہ کر دیا اور وہ بول اٹھے کہ: "حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ" (ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔)"

(سورۃ آلِ عمران: 170-173)

- **ان آیات سے حاصل اسباق :**

1: **اطاعت و فرمانبرداری اور استقامت کا مظاہرہ:** نبی اکرم ﷺ کی جانب سے جب دوبارہ دشمن کی جانب پیش قدمی کی صدا بلند ہوئی تو صحابہ کرامؓ نے اطاعت و فرمانبرداری کا بے مثال مظاہرہ پیش کیا اور فوراً حکم کی تعمیل کی۔ غزوۂ احد میں مشکل ترین حالات کے باوجود صحابہ کرامؓ نے اپنے رب پر بھروسے کے ساتھ استقامت کا مظاہرہ کرتے ہوئے حالات کا مقابلہ کیا اور دنیا و آخرت میں سرخرو ٹھہرے۔

2: **اللہ پر توکل:** جنگ کی مقدور بھر تیاری کے ساتھ مدینہ سے نکلنے کے باوجود اسباب پر اعتماد کرنے کے بجائے صحابہ کرامؓ کا بھروسہ صرف اور صرف اللہ کی ذات پر تھا۔

3: **اعصابی و نفسیاتی حملے:** افواہوں کے ذریعے اہلِ ایمان کے اعصاب کو کمزور کر کے ان کے دلوں میں خوف و ہراس پیدا کرنا شروع سے باطل کا وطیرہ رہا ہے۔ اس طرح کے اعصابی و نفسیاتی حملوں کی صورت میں صحابہ کرامؓ کا طرزِ عمل ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے۔

- **خلاصہ:**

یہ آیات ہمیں ہر طرح کے مشکل اور کٹھن حالات میں اللہ پر غیر متزلزل یقین و بھروسہ رکھنے اور اسباب کو اختیار کرتے ہوئے اللہ کی مدد و نصرت کے اعتقاد کے ساتھ حالات کا مقابلہ کرنے کی دعوت دیتی ہیں۔

Viewed by:S Lt PN Ifra GULAM SOFTWARE II. Dated: 5 Jul 2020 13:52:21